ماہنامہ محدث اہلحدیث کا معروف ترجمان مجلہ ہے لیکن اس مجلہ کی خصوصیت یہ ہے کہ دیگر مکاتب فکر کے علماء کے تحقیقی مضامین اور ان کی آراء بھی پیش کی جاتی ہیں، مذکورہ مجلہ خصوصی شمارہ ہے فتنہ انکار حدیث پر جس میں پرویزی مکتبہ فکر کے حوالہ سے اہم مضامین جمع کر دیئے گئے ہیں۔

پرویزیوں کے افکار کی مدلل انداز میں تردید کی گئی ہے، بالخصوص کفریہ عقائد کے رد میں مدلل مواد یکجا کر دیا گیا ہے۔ حافظ حسن مدنی صاحب کا مضمون ''پرویز کے بارے میں علماء امت کے فتویٰ'' میں علماء عرب کے فتاویٰ یکجا کر دیئے گئے ہیں۔ جو پہلی دفعہ نگاہ سے گزرے ہیں۔

حجیت حدیث کے حوالہ سے مختلف مجلات میں حجیت حدیث پر جو مضامین شائع ہوئے ہیں ان کا اشاریہ مجلہ کی اہم کاوش ہے۔ دیگر اہم مضامین میں اختلاف تعبیر قرآن، فتنہ انکار حدیث کی تاریخ، حفاظت حدیث، حجیت حدیث، طلوع اسلام اور انکار حدیث کے لٹریچر کی توسیعی فہرست شامل ہے۔

محدیث کا ادارتی عملہ مبارکباد کا مستحق ہے جس نے عہد حاضر کی اہم ضرورت کو پیش کیا ہے، اس شمارہ کو کتابی شکل میں شائع کر کے کالج یونیورسٹی اور عدالتوں میں وکلاء لائبریری تک پہنچانا ضروری ہے اس لئے کہ انہی جگہوں پر منکرین حدیث اپنے افکار کو مختلف ناموں سے فروغ دے رہے ہیں۔

تبصرہ: ہفت روزہ اخبار المدارس کراچی ۱۵ تا ۲۱ اپریل ۲۰۰۹ء

کتاب کا نام: تحقیقی مقالات کی ترتیب، تدوین وتیاری کے اصول

مترجم: ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

مولانا محمد جہان یعقوب

زیر تبصرہ کتاب، جس کا موضوع اس کے نام سے ہی ظاہر ہے، جامعۃ الازہر قاہرہ و کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ کے استاذ اور معروف مصنف، محقق ومدقق مصری عالم دین ڈاکٹر احمد شبلی کی

کتاب ''کیف تکتب بحثا اور رسالة'' کا اردو ترجمہ ہے، جسے قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج کراچی کے پرنسپل اور وفاقی اردو یونیورسٹی، کراچی یونیورسٹی اور ہمدرد یونیورسٹی کے سپروائزر برائے ایم فل و پی ایچ ڈی پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی نے بہاولپور یونیورسٹی کے سابق پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمٰن کے تعاون سے مکمل کیا اور مکتبہ یادگار شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی ۱۶۲ اسیکٹر ۸۔ایل اورنگی ٹاؤن سے شائع کیا ہے۔رنگین کارڈ ٹائٹل پر شائع ہونے والی اس کتاب میں جو تقریباً ۱۹۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ایم اے، پی ایچ ڈی اور تخصص وغیرہ کا مقالہ نیز تحقیقی مضامین لکھنے والوں کے لئے ہمہ پہلو رہنمائی موجود ہے، ڈاکٹر احمد شبلی الازہری نے جہاں اپنے طویل ترین تدریسی و تحقیقی تجربے کی روشنی میں ہر قسم کی ضروری رہنمائی فراہم کی ہے، وہیں مترجمین کرام نے بھی اسے کماحقہ اردو کے قالب میں دیدہ زیب انداز میں ڈھال دیا۔

کتاب کے ترجمے کا آغاز صفحہ ۴۳ پر ''مصنف کا مقدمہ طبع اول'' سے ہوتا ہے۔اس سے پہلے ''پیش لفظ مترجم'' کے عنوان سے پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی کا ایک طویل و بسیط مقدمہ ہے، جس میں انہوں نے مسلمانوں کے طریقہ تحقیق، مغربی فکر تحقیق کے مختلف پہلوؤں کو واضح کرنے کے بعد ''اسلام میں تصنیف وتالیف'' پر سیر حاصل بحث کی ہے اور مدینۃ العلم (مدینہ منورہ)، کوفہ، بصرہ اور بغداد کی علمی مرکزیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا ہے کہ:

> بلاشبہ عہد رسالت خلافت راشدہ وامیہ میں بعض علوم کی تدوین کا آغاز ہوا، لیکن عہد رسالت سے دور اموی تک خالص عربی تمدن جلوہ فگن رہا۔ عربوں کو اپنے قوت حافظہ پر جیسا کچھ اعتبار و اعتماد اور فخر و ناز تھا وہ آفتاب سے زیادہ روشن ہے۔اس لئے اس دور کے کتب خانوں کے ذخیرہ میں جامعیت، تنوع اور کثرت پیدا نہ ہوسکی تھی۔اس دور کا سب سے بڑا کارنامہ ابلاغ اور کتب خانوں کی تحریک کا وہ آغاز ہے جس سے علم وکتاب کے سلسلے کا احیا ہوا تھا۔عہد عباسی میں جب تصنیف وتالیف کا سلسلہ شروع ہوا اور کتابیں استعمال میں آنے لگیں تو علماء ومصنفین اپنی کتابوں میں حسب ضرورت ان کے حوالے دینے لگے۔'' (صفحہ ۲۲،۲۳ ملخصا)

ڈاکٹر صاحب نے اس سلسلے میں کچھ شواہد بھی پیش کئے ہیں، اس کے بعد ''عہد حاضر میں منہج تحقیق اور اصول تحقیق پر تصانیف'' کے عنوان سے تحقیق کی مختلف تعریفات وتعبیرات نقل کرتے ہوئے اس حوالے سے اردو، عربی اور انگریزی میں لکھی جانے والی کتابوں کا بھی تذکرہ کیا ہے تاکہ تشنگان علم براہ راست ان سے استفادہ کرسکیں۔

مصنف نے مقدمے میں اپنی کتاب کی غرض وغایت یہ بیان کی ہے کہ انہوں نے تحقیقی کام کرنے والے طلبہ کی دوران تحقیق پیش آنے والے مسائل میں رہنمائی کی غرض سے یہ قدم اٹھایا ہے، جس میں انہوں نے اس موضوع پر لکھی جانے والی انگریزی کتابوں، لندن اور کیمبرج میں سنے ہوئے اپنے اساتذہ کے لیکچر وہدایات اور اپنے تجربات سے استفادہ کیا ہے۔

یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے:

☆ مقالہ اور اس کی کامیابی کے بنیادی عناصر،

☆ مقالہ لکھنے سے پہلے کی مشکلات، ☆ مقدمہ تحریر کرنے کا طریقہ،

☆ مقالہ کی ہیئت وکیفیت، ☆ مقالہ کا تحریری اسلوب وجلد سازی،

☆ انٹرویو (وائے وا) اور نتیجہ۔

اس باب کے بعد ایک ضمیمہ بھی ہے جس میں رموز اوقاف بیان کئے ہیں۔ یہ کتاب چونکہ عربی زبان میں ہے، اس لئے مصنف نے عربی ہی کے رموز اوقاف بیان کئے ہیں اور مترجم نے بھی ان ہی کے ترجمے پر اکتفا فرمایا ہے، کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ ضمنی طور پر عربی اور اردو زبان کے رموز اوقاف کا فرق بھی بیان کر دیتے تاکہ اردو زبان میں مضمون ومقالہ لکھنے والوں کے لئے آسانی پیدا ہو جاتی، انتہا یہ ہے کہ فاضل مترجم نے ''کمال دیانت'' کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان رموز اوقاف کے نام بھی من وعن عربی زبان والے درج کئے ہیں:

یہ کتاب بلاشبہ مقالہ نگاروں اور مضمون نویسوں کے لئے انتہائی مفید ہے اور اس میں درج کی جانے والی ہدایات سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے مقالے اور مضمون وتحریر کو زیادہ سے

زیادہ مفید و دلچسپ اور قابل قبول بنایا جاسکتا ہے۔ الحمدللہ علماء وطلبہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ذوق تحریرو تصنیف سے بھی ایک وافر حصہ عطا کر رکھا ہے، اس کتاب سے فائدہ اٹھا کر اپنے مافی الضمیر کا بہتر سے بہتر اسلوب تحریر میں اظہار کر سکتے ہیں اور نوآموز اہل قلم اس کی روشنی میں مہینوں کا سفر ہفتوں میں اور ہفتوں کا دنوں میں طے کر سکتے ہیں۔ ایک طویل عرصے سے اس بات کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ اس حوالے سے ہمارے طلباء کی رہنمائی کی جائے، بحمدللہ اس کتاب نے اس ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔

مترجم وناشر محترم ثانی صاحب کی محنت قابل داد ہے کہ انہوں نے موضوع کی افادیت کا ادراک کرتے ہوئے اس کتاب کو اردو کے پیراہن میں ڈھال دیا۔ کتاب سادگی و متانت کا مرقع ہے، کاغذ بھی عمدہ ہے اور انداز بیان بھی سادہ عام فہم۔ موقع محل کی مناسبت سے مترجم کے فٹ نوٹس اور حاشیے بھی انتہائی کارآمد ہیں۔ تاہم ایک کمی بہت شدت سے محسوس ہوتی ہے اور وہ ہے لفظی اغلاط۔ اس قدر اہم کتاب میں اغلاط کی اس قدر بھر مار قاری کے فہم مطلب میں مخل ہی نہیں بلکہ کتاب کی قدر و منزلت کے لئے بھی ضرر رساں ہے۔

صفحہ ۱۴ سے صفحہ نمبر ۱۷ فقط چار صفحات میں درجنوں اغلاط اور بین القوسین ہیں، اسی سے پوری کتاب کی صورت حال کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے، ہم ذیل میں ان صفحات کی اغلاط کا درست لفظ درج کر رہے ہیں۔

عزم (جزم)، ثقفہ (ثقہ)، آحاذ (آحاد)، روایتوں (راویوں)، مرقوع (مرفوع)، روایت (درایت)، اجتماع (احتمال)، قطعی (قلعی)۔ حروف ربط کی اغلاط اس کے علاوہ ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ اگلا ایڈیشن ان اغلاط سے پاک ہوگا۔ بحیثیت مجموعی کتاب اس قابل ہے کہ اسے ہر کتب خانے، الماری کی حرز جان بنایا جائے۔

کتاب کا نام: علامہ سید سلیمان ندویؒ (گوجرانوالہ سے طبع ہونے والی ایک نایاب تالیف)

مرتب کا نام: ابوعلی اثری